Kingdom of Saudi Arabia
Arab Open University
Marketing and Public Relations

المملكة العربية السعودية
الجامعة العربية المفتوحة
إدارة العلاقات العامة والتسويق

EN	Target (Fr – De – Ur – Zh)
Page 1	Page 1
Talal's Legacy	طلال کی وراثت
Arab Open University	عرب اوپن یونیورسٹی
First Edition 2024	پہلا ایڈیشن 2024
Page 2	Page 2
Project Team	پروجیکٹ ٹیم
Content	مندرجات
Rasha Badr Al-Harbi	راشہ بدر الحربی
Ghaida Fares Al-Otaibi	غائدہ فارس العتیبی
Renad Hasan Al-Zahrani	ریناد حسن الزہرانی
Sabah Yahya Asiri	صباح یحیٰ عسیری
Proofreading	پروف ریڈنگ
Suha Abdulaziz Al-Barghash	سوہا عبدالعزیز البرغاش
Riyadh Darham Al-Shahrani	ریاض درہم الشہرانی
Photo and Visual Content Coordinator	تصویر اور بصری مواد کا کوآرڈینیٹر
Mohammed Turki Aldurayhim	محمد ترکی الدرحیم
Noura Tarahib Al-Hantoushi	نورا تراحیب الحنتوشی
Supervision: Dr. Hend Abdullah Alnuhait	نگرانی: ڈاکٹر ہند عبداللہ النوحیط
Idea: Prof. Ali Bin Mohammed Al-Shahrani	خیال: پروفیسر علی بن محمد الشہرانی
The journey of preparing this edition was not easy, carrying numerous challenges, yet this legacy has left a mark on our souls, transforming the work into a rich experience of inspiration and pride. Throughout this journey, we learned from His Royal Highness Prince Talal lessons in initiative, generosity, and excellence, and we have embedded in this edition a testimony of his contributions, preserving his memory for future generations.	بے شمار چیلنجز کو لے کر، اس ایڈیشن کی تیاری کا سفر آسان نہیں تھا، پھر بھی اس وراثت نے ہماری روحوں پر ایک نشان چھوڑا ہے، اس کام کو متاثر کن اور فخر کے بھرپور تجربے میں بدل دیا ہے۔ اس پورے سفر کے دوران، ہم نے عزت مآب شہزادہ طلال سے پہل کاری، سخاوت اور فضیلت کے سبق سیکھے اور ہم نے اس ایڈیشن میں ان کی شراکت کی گواہی کو شامل کیا ہے، جو آنے والی نسلوں کے لیے ان کی یاد کو محفوظ رکھیں گے۔
Page 3	Page 3
In the name of Allah, the Most Gracious, the Most Merciful	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔
Page 4	Page 4
"Every humanbeing has the right to a decent life, and this is a right that we must all work for."	"ہر انسان کو ایک باوقار زندگی گزارنے کا حق ہے اور یہ ایک ایسا حق ہے جس کے لیے ہم سب کو کام کرنا چاہیے۔"
Talal bin Abdulaziz	طلال بن عبدالعزیز
Page 5	Page 5
The Essence of Legacy	میراث کا جوہر
Inthe depths of man, and between his various twists, we delve into the secrets of his worlds and live in his memories. From among the times and places, we	انسان کی گہرائیوں میں اور اس کے مختلف موڑوں کے درمیان، ہم اس کی دنیا کے رازوں کو تلاش کرتے ہیں اور اس کی یادوں میں رہتے ہیں۔ وقتوں اور مقامات کے درمیان سے، ہم اس کے عظیم عطیات کی

draw from the abundance of his great giving and learn from his wisdom and visions that accompany us in our present.	فراوانی سے حاصل کرتے ہیں اور اس کی حکمت اور نظاروں سے سیکھتے ہیں جو ہمارے حال میں ہمارے ہمراہ ہیں۔
This booklet does not narrate mere tales of legacies, but rather processes, seeking to reveal the memories of these tales.	یہ کتابچہ محض وراثتوں کی کہانیاں بیان نہیں کرتا، بلکہ ان کہانیوں کی یادوں کو آشکار کرنے کی سعی کرتا ہے۔
Prince Talal believed in the importance of education at all its stages. Education was an essential part of his reform process, seeking at this stage to provide educational opportunities for all, regardless of their economic or social circumstances, which was evident in his establishment of the Arab Open University.	شہزادہ طلال ہر دور میں تعلیم کی اہمیت پر یقین رکھتے تھے۔ تعلیم ان کے اصلاحی عمل کار کا ایک لازم و ملزوم حصہ تھی، اس مرحلے پر سب کے لیے تعلیمی مواقع فراہم کرنے کی کوشش کی، خواہ ان کے معاشی یا سماجی حالات کچھ بھی ہوں، جس کا ثبوت ان کی عرب اوپن یونیورسٹی کے قیام سے واضح سے تھا۔
Itemerged from the vision of the Prince and has today become a leading academic edifice in open education, transcending geographical borders, and meeting the needs of learners in the Arab world, believing that developing societies beginwith empowering individuals and providing them with knowledge and skills.	یہ شہزادے کے تصور سے ابھرا اور آج کھلی تعلیم، جغرافیائی سرحدوں کو عبور کرنے اور عرب دنیا میں سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں ایک سرکردہ علمی عمارت بن گیا ہے، اس یقین کے ساتھ کہ ترقی پذیر معاشرے افراد کو بااختیار بنانے اور انہیں علم اور ہنر فراہم کرنے سے شروع ہوتے ہیں۔
Page 6	Page 6
The Birth of the Prince	شہزادے کی پیدائش
His Highness the Prince was born in the city of Taif in the Kingdom of Saudi Arabia on Thursday, 28 Safar 1349 AH, corresponding to Friday,July25, 1930 AD, in the Shubra Palace in the city of Taif. As soon as he reached the age of six, he joined the Princes' School for the Sons of King Abdulaziz, which was supervised by Sheikh Abdullah Khayyat, in Al-Murabba Palace in Riyadh.	عزت مآب شہزادہ سعودی عرب کی طائف شہر میں بروز جمعرات مورخہ 28 صفر 1349 ہجری بمطابق مورخہ 25 جولائی 1930ء بروز جمعہ کو، طائف شہر کے شبرہ محل میں ولادت ہوئی۔ چھ سال کی عمر میں پہنچتے ہی انہوں نے ریاض کے المربہ محل میں پرنسز اسکول فار دی سنز آف کنگ عبدالعزیز میں شمولیت اختیار کی جس کی نگرانی شیخ عبداللہ خیاط کرتے تھے۔
Page 7	Page 7
Abdulaziz, the Role Model	عبدالعزیز، ایک رول ماڈل
"My foremost concern, which I have strived for since my earliest steps in life, is to contribute to reform and nation-building, inspired by the approach of my father, King Abdulaziz—may he rest in peace—who created harmony between Islamic principles and values and the conditions of modern civilization." — Prince Talal bin Abdulaziz.	"میری اولین فکر، جس کے لیے میں نے اپنی زندگی کے ابتدائی مراحل سے ہی کوشش کی ہے، اصلاح اور قوم کی تعمیر میں اپنی شراکت پیش کرنا ہے، جو میرے والد شاہ عبدالعزیز — اللہ ان پر رحم فرمائے — کے طرزِ فکر سے متاثر ہے، جنہوں نے اسلامی اصولوں اور اقدار اور جدید تہذیب کے حالات کے درمیان ہم آہنگی پیدا کی۔" — شہزادہ طلال بن عبدالعزیز۔
The life compass of Prince Talal was shaped by the character, principles, and thoughts of King Abdulaziz. He benefited from every moment spent with his father, listening to his guidance and advice, and analyzing his decisions. He saw King Abdulaziz as a pure source for those who sought reform and	شہزادہ طلال کی زندگی کا قطب نما شاہ عبدالعزیز کے کردار، اصولوں اور خیالات سے تشکیل پایا ہے۔ انہوں نے اپنے والد گرامی کے ساتھ گزارے ہوئے ہر لمحے سے استفادہ کیا، ان کی رہنمائی اور مشورے سن کر اور ان کے فیصلوں کا تجزیہ کیا۔ انہوں نے شاہ عبدالعزیز کو ان لوگوں کے لیے ایک خالص ماخذ کے طور پر دیکھا جو اصلاح اور ترقی کے خواہاں تھے، ان سے مختلف اقدار اور اصول اخذ کیے گئے۔

progress, drawing from him various values and principles. Prince Talal was keen on listening, learning, and managing dialogue skilfully, emphasizing honesty and clarity in word and action, and striving to emulate his father’s character.	شہزادہ طلال سننے، سیکھنے اور مکالمے کو مہارت سے منظم کرنے کے خواہشمند تھے، قول و فعل میں ایمانداری اور وضاحت پر زور دیتے تھے اور اپنے والد کے کردار کی تقلید کرنے کی کوشش کرتے تھے۔
Page 8	Page 8
Prince Talal’s close relationship with thefounding father inspired many ideasand visions that were further enriched by his wide reading and interactions with intellectuals. For him, human connection was a fundamental point; he believed that proper communication is the foundation for all improvement and reform, which cannot be achieved without respect and understanding.	شہزادہ شہزادہ طلال کے بانیِ سلطنت کے ساتھ قریبی تعلقات نے بہت سے خیالات اور نظریات کو جلاء بخشی، جس نے ان کے وسیع مطالعہ اور دانشوروں کے ساتھ بات چیت سے مزید تقویت بخشی۔ ان کے لیے انسانی تعلق ایک بنیادی نکتہ تھا؛ ان کا ماننا تھا کہ مناسب ابلاغ تمام بہتری اور اصلاح کی بنیاد ہے، جو احترام اور سمجھ بوجھ کے بغیر حاصل نہیں کی جا سکتی ہے۔
Daily cultural gatherings with intellectuals, writers, and journalists became a regular habit, whether in his office, at home, over the phone, or through writing, as well as during his domestic and international travels, where he met numerous figures.	دانشوروں، ادیبوں اور صحافیوں کے ساتھ روزانہ ثقافتی اجتماعات معمول بن گئے، خواہ ان کے دفتر میں، گھر پر، فون پر یا تحریر کے ذریعے، ساتھ ہی ساتھ اپنے ملکی اور بین الاقوامی سفر کے دوران، جس میں انہوں نے بے شمار شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔
Page 10	Page 10
Leadership Milestones	قیادت کے سنگ میل
Minister of Transportation	وزیرِ نقل و حمل
In his twenties, Prince Talal began his first duties as a supervisor of royal palaces. He earned the trust of his father, King Abdulaziz, who appointed him as the Minister of Transportation in 1372 AH / 1953 AD. When the first Council of Ministers was formed after the passing of King Abdulaziz—may he rest in peace—Saudi Arabia's first Council of Ministers was established during the reign of King Saud. Prince Talal was appointed to the inaugural cabinet in 1373 AH / 1954 AD, serving for two years.	اپنی بیسویں دہائی میں شہزادہ طلال نے شاہی محلات کے نگران کے طور پر اپنی پہلی ذمہ داریاں ادا کرنا شروع کیں۔ انہوں نے اپنے والد شاہ عبدالعزیز کا اعتماد حاصل کیا جنہوں نے انہیں 1372 ہجری / 1953 عیسوی میں انہیں وزیر برائے ذرائع نقل و حمل مقرر کیا۔ جب شاہ عبدالعزیز — اللہ ان پر رحم فرمائے — کے انتقال کے بعد وزراء کی پہلی کونسل تشکیل دی گئی، سعودی عرب کی پہلی وزراء کونسل شاہ سعود کے دور میں قائم ہوئی تھی۔ شہزادہ طلال کو 1373 ہجری / 1954 عیسوی میں افتتاحی کابینہ میں مقرر کیا گیا تھا، جہاں دو سال تک خدمات انجام دیں۔
Ambassador to France	فرانس میں سفیر
In 1374 AH / 1955 AD, Prince Talal was appointed Saudi Arabia’s ambassador to France during the presidency of René Coty.	1374ھ / 1955ء میں شہزادہ طلال کو رینے کوٹی (René Coty) کی صدارت کے دوران فرانس میں سعودی عرب کا سفیر مقرر کیا گیا۔
Minister of Finance	وزیر مالیات
In 1380 AH / 1960 AD, during King Saud's reign, Prince Talal was appointed Minister of Finance and National Economy. He held several key roles while in office, including chairing the Supreme Councilfor Planning and serving as Vice-President of the Supreme Council for the Holy Sites. He also supervised the expansion projects of the Grand	1380ھ / 1960ء میں شاہ سعود کے دور میں شہزادہ طلال کو وزیر برائے خزانہ اور قومی معیشت مقرر کیا گیا۔ انہوں نے دفتر میں رہتے ہوئے کئی اہم کردار ادا کیے، بشمول سپریم کونسل برائے منصوبہ بندی کی سربراہی اور سپریم کونسل برائے مقدس مقامات کے نائب صدر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ انہوں نے مکہ میں جامع مسجد اور مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے توسیعی منصوبوں کی

Mosque in Mecca and the Prophet's Mosque in Medina.	بھی نگرانی کی۔
Page 11	Page 11
The Ambassador of the Saudi Paper Currency	سفیر برائے سعودی کاغذی کرنسی
Prince Talal bin Abdulaziz was a prominent figure in introducing paper currency in Saudi Arabia. In 1961, the Kingdom issued its first paper currency, marking a significant advancement in the country's financial system.	شہزادہ طلال بن عبدالعزیز سعودی عرب میں کاغذی کرنسی متعارف کرانے میں نمایاں شخصیت تھے۔ 1961 میں، سلطنت نے اپنی پہلی کاغذی کرنسی کا اجراء کیا، جس سے ملک کے مالیاتی نظام میں نمایاں پیش رفت ہوئی۔
Page 12	Page 12
The Philosophy ofTalal	طلال کا فلسفہ
Prince Talal believed in the importance of dialogue and that it should be a vital cultural behavior. He believed that many aspects of life were open to debate unless the subject was doctrinal or legal, with texts that were definitively proven and meaningful, which one would stop at. Prince Talal oftencited the dialogues of King Abdulaziz in his council among the public and the sheikhs, as well as in front of heads of state, especially the famous meeting that brought him together with US President Roosevelt, where he was able to convey his point of view and change some of the president's convictions through calm and respectful dialogue.	شہزادہ طلال مکالمے کی اہمیت پر یقین رکھتے تھے اور یہ کہ اسے ایک اہم ثقافتی رویہ ہونا چاہیے۔ ان کا خیال تھا کہ زندگی کے بہت سے پہلو بحث کے لیے کھلے ہیں جب تک کہ موضوع نظریاتی یا قانونی نہ ہو، متن کے ساتھ جو قطعی طور پر ثابت شدہ اور بامعنی ہو، جس پر ایک فرد رک جائے گا۔ شہزادہ طلال اکثر اپنی کونسل میں عوام اور شیوخ کے ساتھ ساتھ سربراہان مملکت کے سامنے شاہ عبدالعزیز کے مکالموں کا حوالہ دیتے تھے، خاص طور پر وہ مشہور ملاقات جس نے انہیں امریکی صدر روزویلٹ (Roosevelt) کے ساتھ یک جا کیا تھا، جہاں وہ پرسکون اور باعزت مکالمے کے ذریعے اپنا نقطہ نظر بیان کرنے اور جناب صدر کے بعض عقائد کو تبدیل کرنے میں کامیاب رہے۔
Prince Talal's interest in dialogue continued until his death - may God have mercy on him - as his council was dominated by a painting ofthe philosopher Voltaire, which reads: "I may differ with you in opinion, but I am prepared to die defending your right to express your opinion."	شہزادہ طلال کی مکالمے میں دلچسپی ان کی موت تک جاری رہی - خدا ان پر رحم فرمائے - کیونکہ ان کی کونسل پر فلسفی والٹیئر (Voltaire) کی ایک پینٹنگ کا غلبہ تھا، جس میں لکھا ہے: "میری رائے میں آپ سے اختلاف ہو سکتا ہے، لیکن میں آپ کی رائے کے اظہار کے حق کا دفاع کرتے ہوئے مرنے کے لیے تیار ہوں۔"
Page 13	Page 13
Intellectual Activities of Talal	طلال کی فکری سرگرمیاں
The Independent Commission for International Humanitarian Affairs	آزاد کمیشن برائے بین الاقوامی انسانی امور
The Independent Commission for International Humanitarian Affairs was established in 1983 in Geneva at the initiative of international figures, and its membership included Prince Talal bin Abdulaziz - may God have mercy on him –along withseveral heads of state and international organizations. The annual conference discusses several issues affecting the humanitarian community.	بین الاقوامی انسانی امور کے لیے آزاد کمیشن 1983 میں جنیوا میں بین الاقوامی شخصیات کی پہل پر قائم کیا گیا تھا اور اس کی رکنیت میں شہزادہ طلال بن عبدالعزیز – خدا ان پر رحم فرمائے – کے ساتھ کئی سربراہان مملکت اور بین الاقوامی تنظیمیں شامل تھیں۔ سالانہ کانفرنس انسانی کمیونٹی کو متاثر کرنے والے کئی مسائل پر بحث کرتی ہے۔
Page 14	Page 14
Mentor International Foundation	مینٹر انٹرنیشنل فاؤنڈیشن
Prince Talal bin Abdulaziz - may God have mercy on	شہزادہ طلال بن عبدالعزیز - خدا ان پر رحم فرمائے - سماجی اور

him - was one of the prominent Arab and international figures interested in social and awareness affairs. He contributed to the establishment of the Mentor International Foundation, which is headed by Her Majesty the Queen of Sweden, andis headquartered in Stockholm. Its activities focus mainly on supporting global efforts to combat the growing phenomenon of drug use, promotingawareness and education about the causes that lead to it, supporting reliable scientific research, and developing effective prevention programs in the Arab world.	بیداری کے امور میں دلچسپی رکھنے والی ممتاز عرب اور بین الاقوامی شخصیات میں سے ایک تھے۔ انہوں نے مینٹور انٹرنیشنل فاؤنڈیشن کے قیام میں اپنی شراکت داری کی، جس کی سربراہی سویڈن کی ملکہ محترمہ کر رہی ہے اور اس کا صدر دفتر اسٹاک ہوم میں ہے۔ اس کی سرگرمیاں بنیادی طور پر منشیات کے استعمال کے بڑھتے ہوئے رجحان سے نمٹنے کے لیے عالمی کوششوں کی حمایت کرنے، اس کا سبب بننے والی وجوہات کے بارے میں آگاہی اور تعلیم کو فروغ دینے، قابل اعتماد سائنسی تحقیق کی حمایت کرنے اور عرب دنیا میں مؤثر روک تھام کے پروگرام تیار کرنے پر مرکوز ہیں۔
Mentor Arabia	سرپرست عرب
It is the only regional Arab branch in the world that includes several countries affiliated with the Mentor International Foundation. It was established in 2006, and its main headquarters is located in Lebanon. Mentor Arabia is concerned with enhancing the Arab world's ability to confront drug use and abuse and supports scientific research and the development of effective prevention programs. His Highness Prince Talal bin Abdulaziz - may God have mercy on him - was the honorary president. It is a link between the Arab world and international and UN organizations in the field of combating the spread of drugs.	یہ دنیا کی واحد علاقائی عرب شاخ ہے جس میں مینٹور انٹرنیشنل فاؤنڈیشن سے وابستہ کئی ممالک شامل ہیں۔ یہ 2006 میں قائم کیا گیا تھا اور اس کا مرکزی دفتر لبنان میں واقع ہے۔ مینٹور عربیہ کا تعلق عرب دنیا کی منشیات کے استعمال اور غلط استعمال کا موازنہ کرنے کی صلاحیت کو بڑھانے سے ہے اور سائنسی تحقیق اور مؤثر روک تھام کے پروگراموں کی ترقی کی حمایت کرتا ہے۔ عزت مآب شہزادہ طلال بن عبدالعزیز - خدا ان پر رحم فرمائے - اعزازی صدر تھے۔ یہ منشیات کے پھیلاؤ سے نمٹنے کے میدان میں عرب دنیا اور بین الاقوامی اور اقوام متحدہ کی تنظیموں کے درمیان ایک کڑی ہے۔
Page 15	Page 15
The Amin Rihani Institute	امین ریحانی انسٹی ٹیوٹ

A global institution established in Washington in 1999tocommemorate the writer and historian Amin Al-Rihani, who is considered one of the most prominent thinkers of social and political reform in the twentieth century. Al-Rihani traveled extensively between Arab and Western countries, including atrip to the Kingdom of Saudi Arabia in 1922. This visit resulted in several books about the Arabian Peninsula and documented extensive, live, and direct coverage of the region and its aspirations, including: The book "Kings of the Arabs". The book "The Modern History of Najd". His Highness Prince Talal - may God have mercy on him - was the honorary president of the Amin Al-Rihani Institute.When members of the Amin Al-Rihani family asked His Highness to accept the presidency, political and cultural figures from the United States, France, and Lebanon joined the institution as members.	مصنف اور مورخ امین الریحانی کی یاد میں 1999 میں واشنگٹن میں ایک عالمی ادارہ قائم کیا گیا، جو بیسویں صدی میں سماجی اور سیاسی اصلاحات کے ممتاز مفکرین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ الریحانی نے عرب اور مغربی ممالک کے درمیان بڑے پیمانے پر سفر کیا، جس میں 1922 میں مملکت سعودی عرب کا دورہ بھی شامل ہے۔ اس دورے کے نتیجے میں جزیرہ نما عرب کے بارے میں متعدد کتابیں سامنے آئیں اور اس خطے اور اس کی خواہشات کی وسیع، براہ راست اور براہ راست کوریج کو دستاویزی شکل دی گئی، بشمول: کتاب "کنگز آف دی عرب ("Kings of the Arabs)۔ کتاب "جدید تاریخ نجد ("The Modern History of Najd)۔ عزت مآب شہزادہ طلال - اللہ ان پر رحم فرمائے - امین الریحانی انسٹی ٹیوٹ کے اعزازی صدر تھے۔ جب امین الریحانی خاندان کے افراد نے عزت مآب سے صدارت قبول کرنے کا کہا تو امریکہ، فرانس اور لبنان کی سیاسی اور ثقافتی شخصیات نے اس ادارے میں بطور ممبر شمولیت اختیار کی۔
Page 16	Page 16
The Most Important Works of Prince Talal at the Amin Al-Rihani Institute	امین الریحانی انسٹی ٹیوٹ میں شہزادہ طلال کے اہم ترین کام
• Participation in holding seminars that highlight the intellectual andcivilizational contributions of the writer Amin Al-Rihani, including a scientific seminar at the American University in Washington entitled "Amin Al-Rihani: Building Bridges between East and West" in April 2002. • Translating and republishing some of his books about the Arab region,including the book "History of Najd" and the biography of Abdulaziz Al Saud, for which Prince Talal wrote the introduction in the fifth edition in 1981.	• سیمینار کے انعقاد میں شرکت جو مصنف امین الریحانی کی فکری اور تہذیبی خدمات کو اجاگر کرتے ہیں، بشمول واشنگٹن کی امریکن یونیورسٹی میں "امین الریحانی:" کے عنوان سے ایک سائنسی سیمینار۔ اپریل 2002 میں مشرق اور مغرب کے درمیان پل بنانا۔ • عرب خطے کے بارے میں ان کی کچھ کتابوں کا ترجمہ اور دوبارہ شائع کرنا، جس میں کتاب "ہسٹری آف نجد" اور عبد العزیز السعود کی سوانح حیات بھی شامل ہے، جس کے لیے شہزادہ طلال نے 1981 میں پانچویں ایڈیشن میں تعارف لکھا تھا۔
Page 17	Page 17
A Legacy of Technology	ٹیکنالوجی کی میراث
Prince Talal bin Abdulaziz - may God have mercy on him - was known for his love of modern technology and for following its latest developments. The first thing that caught his attention was wireless	شہزادہ طلال بن عبدالعزیز - خدا ان پر رحم فرمائے - کو جدید ٹیکنالوجی سے اپنی محبت اور ان کی تازہ ترین پیشرفتوں کی پیروی کے لیے جانا جاتا تھا۔ پہلی چیز جس نے اس کی توجہ مبذول کروائی وہ

communication devices,which reflected his great interest in communication. He was keen to acquire various devices that crossed borders and the desert to connect him with others inside and outside the Kingdom. His call sign was (HZITA).	وائرلیس کمیونیکیشن ڈیوائسز تھیں، جو مواصلات میں ان کی بڑی دلچسپی کو ظاہر کرتی ہیں۔ وہ مملکت کے اندر اور باہر دوسروں سے رابطہ قائم کرنے کے لیے سرحدوں اور صحراؤں کو عبور کرنے والے مختلف آلات حاصل کرنے کا خواہشمند تھا۔ اس کا کال سائن (HZITA) تھا۔
Page 18	Page 18
The Cradle of Humanity	انسانیت کا گہوارہ
The seeds of goodness began to appear in the soul of Prince Talal - may God have mercy on him - since his childhood. He loved goodness and devoted his time and effort to helping others. When he was sixteen years old, during his visit to the city of Taif in the summer, he provided a large sum of money to build a school and continued after that to send a number of the sons of the homeland to study at his own expense.	شہزادہ طلال کی روح میں نیکی کے بیج ان کے بچپن سے ہی نمودار ہونے لگے - خدا ان پر رحم فرمائے۔ وہ نیکی سے محبت کرتے تھے اور اپنا وقت اور کوشش دوسروں کی مدد کے لیے وقف کرتے تھے۔ جب آپ کی عمر سولہ برس کی تھی تو گرمیوں میں طائف شہر کے دورے کے دوران آپ نے ایک اسکول بنانے کے لیے کثیر رقم فراہم کی اور اس کے بعد وطن کے بے شمار بیٹوں کو اپنے خرچ پر تعلیم کے لیے بھیجنے کا سلسلہ جاری رکھا۔
Homeland First	سب سے پہلے وطن
1374 AH He established the first school for vocational training.	1374ھ میں انہوں نے پیشہ ورانہ تربیت کے لیے پہلا اسکول قائم کیا۔
1377 AH He established the first private school for girls' education in Riyadh.	1377ھ میں انہوں نے ریاض میں لڑکیوں کی تعلیم کے لیے پہلا نجی اسکول قائم کیا۔
1378 AH He donated the Saffron Palace in Al-Zaher in Makkah Al-Mukarramah to the government,to become the first college for boys.	1378ھ میں انہوں نے مکه المکرمه میں الزہر میں زعفران محل حکومت کو عطیه کیا، جو لڑکوں کا پہلا کالج بن گیا۔
Page 19	Page 19
Prince Talal's charitable work continued with his honorary presidency of: The Saudi Society of Family and Community Medicine in Al-Khobar,established in 1411 AH / 1991 AD. Saudi Society for Education and Rehabilitation "Down Syndrome" in Riyadh, which was established in 1418 AH / 1997 AD. Visually Impaired Service Center (Ebsar), based in Jeddah Governorate (founding member and honorary president).	شہزادہ طلال کا خیراتی کام ان کی اعزازی صدارت کے ساتھ جاری رہا: الخبر میں فیملی اینڈ کمیونٹی میڈیسن کی سعودی سوسائٹی، 1411ھ / 1991ء میں قائم ہوئی۔ سعودی سوسائٹی برائے تعلیم اور بحالی ریاض میں "ڈاؤن سینڈروم" جو که 1418ھ/1997ء میں قائم ہوا۔ بصارت سے محروم سروس سینٹر (ابصار)، جده گورنریٹ میں واقع (بانی رکن اور اعزازی صدر)۔
Page 20	Page 20
The FirstUN Special Envoy forUNICEF	یونیسیف کے لیے اقوام متحدہ کے پہلے خصوصی ایلچی
Prince Talal's charitable efforts locally and in adopting some international initiatives caught the attention of the international community. They saw	شہزادہ طلال کی مقامی سطح پر اور کچھ بین الاقوامی اقدامات کو اپنانے میں عطیاتی کاوشوں نے عالمی کمیونٹی کی توجہ حاصل کی۔

in this activity a qualitative distinction, which contributed to his selection as the first UN Special Envoy for the United Nations Children's Fund (UNICEF) in 1400 AH / 1980 AD, which is an international organization that works in 190 countries and regions to save the lives of children, defend their rights, and help them realize their potential. Talal bin Abdulaziz - may God have mercy on him - contributed during his work with UNICEF to nearly 50 global charitable projects, including financial support and support in the field of training, empowerment, and development, targeting 4 different sectors (health, private development, institutional building, education), and provided charitable service support in its various forms to millions of mothers and children, deprived populations, population and health workers, school students, working women, rural residents, flood and torrent victims, earthquake victims, war victims, victims of violence, newborn children, orphans and those with chronic diseases. These services included: Nearly 70 countries and cities on five continents. One of the most prominent services that Talal contributed to was what was mentioned at the 40th-anniversary celebration of the founding of UNICEF, that 95% of the children of the Kingdom of Saudi Arabia were immunized against diseases thanks to the advanced health care efforts provided by the state, and to which Prince Talal bin Abdulaziz devoted great effort in providing material and moral support. Talal's mission ended in 1405 AH / 1984 AD with a generous conclusion that reflects his giving personality, as he presented UNICEF with his private plane, a Douglas DCC, which the organization keeps to this day in its private museum.	انہوں نے اس سرگرمی میں ایک معیاری امتیاز دیکھا، جس نے 1400 ہجری / 1980 عیسوی میں اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ (UNICEF) کے لیے پہلے اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی کے طور پر ان کے انتخاب میں اہم کردار ادا کیا، جو کہ ایک بین الاقوامی ادارہ ہے جو 190 ممالک اور خطوں میں بچوں کی زندگیوں کو بچانے، ان کے حقوق کا دفاع کرنے اور ان کی صلاحیتوں کا ادراک کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ طلال بن عبدالعزیز - خدا ان پر رحم فرمائے - نے یونیسیف کے ساتھ اپنے کام کے دوران تقریباً 50 عالمی رفاہی منصوبوں میں شراکت داری کی، جن میں تربیت، بااختیار بنانے اور ترقی کے شعبے میں مالی امداد اور معاونت شامل ہے، جس میں 4 مختلف شعبوں (صحت، نجی ترقی، ادارہ جاتی تعمیر، تعلیم) کو ہدف بنایا گیا اور لاکھوں ماؤں اور بچوں، محروم آبادیوں، آبادی اور صحت کے کارکنان، اسکول کے طلباء، کام کرنے والی خواتین، دیہی باشندوں، سیلاب اور طوفان کے متاثرین، زلزلہ زدگان، جنگ کے متاثرین، تشدد کے متاثرین، نوزائیدہ بچوں، یتیموں اور دائمی بیماریوں میں مبتلا افراد کو اپنی مختلف شکلوں میں خیراتی خدمات کی امداد فراہم کی۔ ان خدمات میں شامل ہیں: پانچ براعظموں کے تقریباً 70 ممالک اور شہر۔ یونیسیف کے بانی کی 40 ویں سالگرہ کی تقریب میں شہزادہ طلال نے جو سب سے نمایاں خدمات انجام دیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ مملکت کی جانب سے فراہم کردہ نگہداشت صحت کی جدید کوششوں کی بدولت مملکت سعودی عرب کے 95% بچوں کو بیماریوں سے بچایا گیا تھا اور جس کے لیے شہزادہ طلال بن عبدالعزیز نے بھرپور کوششیں کیں اور مالی تعاون فراہم کیا۔ طلال کا مشن 1405 ہجری / 1984 AD میں ایک فراخدلانہ نتیجہ پر اختتام پذیر ہوا جو ان کی دینے والی شخصیت کے طور پر عکاسی کرتا ہے، جیسا کہ انہوں نے یونیسیف کو اپنا نجی طیارہ، ڈگلس DCCپیش کیا، جسے یہ تنظیم آج تک اپنے نجی میوزیم میں رکھتی ہے۔
Page 21	Page 21
UNESCO's First Envoy for Water	یونیسکو کا پہلا ایلچی برائے پانی
Prince Talal's distinction in international positions continued when he was selected in December 2002 as the first UNESCO Envoy for Water. This selection	بین الاقوامی عہدوں پر شہزادہ طلال کا امتیاز اس وقت برقرار رہا جب دسمبر 2002 میں انہیں یونیسکو کے پہلے ایلچی برائے پانی کے طور پر منتخب کیا گیا۔ یہ انتخاب عرب گلف پروگرام فار ڈویلپمنٹ

was due to his great achievements in supporting water projects through the Arab Gulf Programme for Development (AGFUND), and because he is a leading global figure in the fields of culture, thought, and development. Prince Talal's work at UNESCO was not limited to water affairs only, but included many areas of cooperation, as he implemented action plans in more than 88 countries, based on the principles of efficiency, progress, and development. His efforts over 15 years also resulted in the implementation of major projects in education and literacy, promoting social development for people with disabilities and the visually impaired, in addition to cooperation in the fields of communications and information technology, and others.	(AGFUND) کے ذریعے پانی کے منصوبوں کی حمایت میں ان کی عظیم کامیابیوں کی وجہ سے تھا اور اس لیے کہ وہ ثقافت، فکر اور ترقی کے شعبوں میں ایک سرکردہ عالمی شخصیت ہیں۔ یونیسکو میں شہزادہ طلال کا کام صرف آبی امور تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ اس میں تعاون کے بہت سے شعبے شامل تھے، کیونکہ انہوں نے کارکردگی، ترقی اور ترقی کے اصولوں پر مبنی 88 سے زائد ممالک میں ایکشن پلان پر عمل درآمد کیا۔ 15 سالوں میں ان کی کوششوں کے نتیجے میں تعلیم اور خواندگی کے بڑے منصوبوں پر عمل درآمد، معذوروں اور بصارت سے محروم افراد کے لیے سماجی ترقی کو فروغ دینے کے علاوہ مواصلات اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبوں میں تعاون اور دیگر خدمات شامل ہیں۔
Page 23	Page 23
The Arab Gulf Program for Development (AGFUND)	عرب خلیج پروگرام برائے ترقی (AGFUND)
The Gulf Arab Development Program (AGFUND) was established in 1400 AH / 1980 AD, by the initiative of His Royal Highness Prince Talal bin Abdulaziz Al Saud – may he rest in peace – with the support of the leaders of the Gulf Cooperation Council countries. It serves as a regional development platform supporting sustainable development projects in developing countries, targeting all segments of society without discrimination, with a special focus on women and children. Since its inception, AGFUND has collaborated with international, regional, and national organizations to implement projects aligned with the United Nations' goals, starting from the Millennium Development Goals (2015–2000) up to the Sustainable Development Goals (2030). The program has implemented over 1,750 projects in 133 countries, including 638 projects dedicated to serving women and children, with support exceeding USD 345 million, through more than 450 local and international partnerships	گلف عرب ڈویلپمنٹ پروگرام (AGFUND) 1400 ہجری / 1980 AD میں قائم کیا گیا تھا، جس کا قیام خلیج تعاون کونسل کے ممالک کے رہنماؤں کی حمایت کے ساتھ عزت مآب شہزادہ طلال بن عبدالعزیز آل سعود – اللہ ان پر رحم فرمائے – کے اقدام سے کیا گیا تھا۔ یہ ایک علاقائی ترقی کے پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے جو ترقی پذیر ممالک میں پائیدار ترقیاتی پروجیکٹس کی حمایت کرتا ہے، جس میں خواتین اور بچوں پر خصوصی توجہ مرکوز کرتے ہوئے معاشرے کے تمام طبقات کو بلا امتیاز ہدف بنایا جاتا ہے۔ اپنے قیام کے بعد سے، AGFUND نے بین الاقوامی، علاقائی اور قومی تنظیموں کے ساتھ تعاون کیا ہے تاکہ اقوام متحدہ کے اہداف، ملینیم ڈویلپمنٹ گولز (2015-2000) سے لے کر پائیدار ترقی کے اہداف (2030) تک، کے مطابق منصوبوں کا اطلاق کیا جا سکے۔ اس پروگرام نے 133 ممالک میں 1,750 سے زیادہ منصوبے نافذ کیے ہیں، جن میں 450 سے زیادہ مقامی اور بین الاقوامی شراکت داریوں کے ذریعے 345 ملین امریکی ڈالر سے زیادہ کی امداد کے ساتھ خواتین اور بچوں کی خدمت کے لیے وقف 638 منصوبے شامل ہیں۔
Africa	افریقہ
North America	شمالی امریکہ
South America	جنوبی امریکہ

Asia	ایشیا
Europe	یورپ
Page 24	Page 24
AGFUND program	AGFUND پروگرام
The Arab Council for Childhood and Development	عرب کونسل برائے بچپن اور ترقی
The Council was established in 1987 AD/1407 AH in a strategic partnership withthe United Nations Children's Fund (UNICEF): • Implemented in 13 countries. • Received the King Abdulaziz Award for Scientific Research on Childhoodand Development Issues in the Arab World (2017). • Published many books and research related to childhood affairs.	یہ کونسل 1987 AD/1407 ہجری میں اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ (UNICEF) کے ساتھ اسٹریٹجک شراکت داری میں قائم کی گئی تھی: • 13 ممالک میں نافذ ہے۔ • عرب دنیا (2017) میں بچپن اور ترقی کے مسائل پر سائنسی تحقیق کے لیے کنگ عبدالعزیز ایوارڈ حاصل کیا۔ • بچپن کے معاملات سے متعلق کئی کتابیں اور تحقیق شائع کیں۔
Center for the Empowerment of Arab Women	عرب خواتین کو بااختیار بنانے کا مرکز
Founded in 1413 / 1993 AH in Tunisia, the center aims to empower Arab women and promote gender equality through: • Empowering Arab women economically, socially, and politically, while promotinggender equality. • Collecting, analyzing, and publishing data and statistics on the status of women in theArab region. • Training organizations, governments, and media on integrating gender perspectivesacross various sectors. • Supporting advocacy and regional partnerships, and developing political dialogues onwomen's rights. • Implementing comprehensive research, training, and media programs covering humanrights, women's leadership, anti-violence initiatives, and financial literacy.	تیونس میں 1413/1993 ہجری میں قائم ہونے والے اس مرکز کا مقصد عرب خواتین کو بااختیار بنانا اور صنفی مساوات کو فروغ دینا ہے: • صنفی مساوات کو فروغ دیتے ہوئے عرب خواتین کو معاشی، سماجی اور سیاسی طور پر بااختیار بنانا۔ • عرب خطے میں خواتین کی حیثیت سے متعلق اعداد و شمار اور اعداد و شمار جمع کرنا، تجزیہ اور شائع کرنا۔ • مختلف شعبوں میں صنفی نقطہ نظر کو مربوط کرنے کے لیے تنظیموں، حکومتوں اور میڈیا کو تربیت دینا۔ • وکالت اور علاقائی شراکت داری کی حمایت اور خواتین کے حقوق پر سیاسی مکالمے کو فروغ دینا۔ • انسانی حقوق، خواتین کی قیادت، انسداد تشدد کے اقدامات اور مالی خواندگی کا احاطہ کرنے والے جامع تحقیق، تربیت اور میڈیا پروگراموں کو نافذ کرنا۔
Page 25	Page 25
Civil Society Development	سول سوسائٹی کی ترقی
The Arab Network for Non-Governmental Organizations	عرب نیٹ ورک برائے غیر سرکاری تنظیمیں

The Arab Network for Non-Governmental Organizations was officially established in 2002, following its launch in 1989 under the name "Committee for monitoring Arab civic organizations," aiming to unify Arab civil efforts, promote sustainable development, and empower civil society. • The network includes nine major initiatives in environment, climate, sustainabledevelopment, artificial intelligence, and community partnerships. The network comprises approximately 3,000 member organizations from acrossthe Arab world. • The network conducted three sessions of the Arab Forum on Earth and Climate and produced ten documentary films. • It trained 10,000 Arab development professionals, providing 30 training toolkits and 57 specialized academic publications. • Approximately 4,500 families benefited from its economic and social empowerment programs across six Arab countries. • It contributed to strengthening civil society's role in building a sustainable future in the region.	عرب نیٹ ورک برائے غیر سرکاری تنظیموں کو باضابطہ طور پر 2002 میں قائم کیا گیا تھا، جس کا آغاز 1989 میں "عرب شہری تنظیموں کی نگرانی کے لیے کمیٹی" کے نام سے ہوا، جس کا مقصد عرب شہری کوششوں کو متحد کرنا، پائیدار ترقی کو فروغ دینا اور سول سوسائٹی کو بااختیار بنانا ہے۔ • اس نیٹ ورک میں ماحولیات، آب و ہوا، پائیدار ترقی، مصنوعی ذہانت اور کمیونٹی پارٹنرشپ میں نو بڑے اقدامات شامل ہیں۔ اس نیٹ ورک میں عرب دنیا کی تقریباً 3,000 رکن تنظیمیں شامل ہیں۔ • نیٹ ورک نے ارتھ اینڈ کلائمیٹ پر عرب فورم کے تین سیشنز کیے اور دس دستاویزی فلمیں تیار کیں۔ • انہوں نے 10,000 عرب ترقیاتی پیشہ ور افراد کو تربیت دی، 30 تربیتی ٹول کٹس اور 57 خصوصی تعلیمی اشاعتیں فراہم کیں۔ • تقریباً 4,500 خاندان چھ عرب ممالک میں اس کے معاشی اور سماجی بااختیار بنانے کے پروگراموں سے مستفید ہوئے۔ • انہوں نے خطے میں ایک پائیدار مستقبل کی تعمیر میں سول سوسائٹی کے کردار کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔
Page 26	Page 26
Talal`s Dream - Arab Open University	طلال کا خواب - عرب اوپن یونیورسٹی
The Arab Open University is a non-profit regional Arab educational institution, established by the initiative of his royal highness prince Talal bin Abdulaziz al Saud – may he rest in peace – and commenced its academic activities in 2002, aiming to expand access to higher education and develop the knowledge society in the Arab world.	عرب اوپن یونیورسٹی ایک غیر منافع بخش علاقائی عرب تعلیمی ادارہ ہے، جو عزت مآب شہزادہ طلال بن عبدالعزیز السعود – اللہ ان پر رحم فرمائے – کی پہل کاری کی بدولت قائم کیا گیا تھا اور 2002 میں اپنی تعلیمی سرگرمیوں کا آغاز کیا، جس کا مقصد اعلیٰ تعلیم تک رسائی کو بڑھانا اور عرب دنیا میں علمی معاشرے کو ترقی سے ہمکنار کرنا ہے۔
Page 27	Page 27
More than 400,000 students have benefited from the courses offered by the university, and over 75,000 graduates are currently working across diverse sectors in the Arab world, 58% of whom are female. The university adopts a blended learning model, combining on-campus and online education, providing students with high flexibility and serving various societal groups.	یونیورسٹی کی طرف سے پیش کردہ کورسز سے 400,000 سے زیادہ طلباء مستفید ہو چکے ہیں اور 75,000 سے زیادہ گریجویٹ اس وقت عرب دنیا میں مختلف شعبوں میں کام کر رہے ہیں، جن میں سے 58% خواتین ہیں۔ یونیورسٹی کیمپس اور آن لائن تعلیم کو یکجا کرتے ہوئے ایک ملا ہوا سیکھنے کا ماڈل اپناتی ہے، طلباء کو اعلیٰ لچک فراہم کرتی ہے اور مختلف سماجی گروہوں کی خدمت کرتی ہے۔
The university maintains a strategic academic	یونیورسٹی اپنے پروگراموں کے معیار اور تعلیمی معیارات کو یقینی بنانے

partnership with the Open University – UK, ensuring the quality of its programs and academic standards.	ہوئے اوپن یونیورسٹی – UK کے ساتھ اسٹریٹجک تعلیمی شراکت داری برقرار رکھتی ہے۔
The university operates across nine Arab countries: Headquarters – Kuwait, Saudi Arabia, Bahrain, Oman, Egypt, Jordan, Lebanon, Sudan, and Palestine, with 20 active study centers across these nations. It attracts students from more than 147 nationalities, studying 57 academic programs designed to meet the needs of the Arab labor market.	یونیورسٹی نو عرب ممالک میں کام کرتی ہے: ہیڈکوارٹر – کویت، سعودی عرب، بحرین، عمان، مصر، اردن، لبنان، سوڈان اور فلسطین، ان ممالک میں 20 فعال مطالعاتی مراکز کے ساتھ۔ یہ 147 سے زیادہ قومیتوں کے طلباء کو راغب کرتا ہے، جو 57 تعلیمی پروگراموں کا مطالعہ کرتے ہیں جو عرب کی لیبر مارکیٹ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔
Page 28	Page 28
The university implements a comprehensive strategic plan (2022–2027) based on ten main objectives, including academic excellence, supporting scientific research, enhancing the student experience, ensuring financial sustainability, strengthening governance, expanding community partnerships, digital transformation, developing human resources, elevating institutional reputation, and establishing effective international relations.	یونیورسٹی دس اہم مقاصد پر مبنی ایک جامع اسٹریٹجک پلان (2022-2027) نافذ کرتی ہے، جس میں تعلیمی فضیلت، سائنسی تحقیق کی حمایت، طلباء کے تجربے کو بڑھانا، مالی استحکام کو یقینی بنانا، حکمرانی کو مضبوط بنانا، کمیونٹی پارٹنرشپ کو وسعت دینا، ڈیجیٹل تبدیلی، انسانی وسائل کی ترقی، مؤثر ادارہ جاتی تعلقات کو بلند کرنا اور بین الاقوامی سطح پر تعلقات کو بڑھانا شامل ہیں۔
The university's trajectory is overseen by a board of trustees chaired by His Royal Highness Prince Abdulaziz bin Talal bin Abdulaziz al Saud, co-chaired by Her Majesty Queen Rania al-Abdullah, comprising a distinguished group of prominent academic, developmental, and economic figures from across the arab world.	یونیورسٹی کے راستے کی نگرانی متولیان کا ایک بورڈ (بورڈ آف ٹرسٹیز) کرتا ہے، جس کی صدارت عزت مآب شہزادہ عبدالعزیز بن طلال بن عبدالعزیز السعود اور شریک صدارت محترمہ ملکہ رانیه العبدالله کرتی ہیں اور یہ بورڈ عرب دنیا کی ممتاز علمی، ترقیاتی اور اقتصادی شخصیات کے ایک نامور گروپ پر مشتمل ہے۔
Statistics	اعداد و شمار
Agreements	معاہدے
Nationalities	قومیتیں
Students	طلبا
Graduates	گریجویٹس
Page 29	Page 29
Crossing Continents	براعظموں کو عبور کرنا
Throughout 972 hours, Prince Talal traveled extensively across the world, visiting various capitals and meeting with their leaders and thinkers. He aimed to understand the conditions of their inhabitants to better serve humanitarian causes and charitable work. This effort peaked when he spent 972 hours in the air within just six months! Between 1980 and 2002, His Highness visited several countries, including but not limited to the following:	972 گھنٹے کے دوران شہزادہ طلال نے دنیا بھر میں بڑے پیمانے پر سفر کیا، مختلف دارالحکومتوں کا دورہ کیا اور ان کے رہنماؤں اور مفکرین سے ملاقات کی۔ اس کا مقصد انسانی ہمدردی کے کاموں اور خیراتی کاموں کی بہتر خدمت کے لیے ان کے باشندوں کے حالات کو سمجھنا تھا۔ یہ کوشش اس وقت عروج پر پہنچ گئی جب انہوں نے صرف چھ ماہ کے اندر 972 گھنٹے ہوا میں گزارے۔ 1980 اور 2002 کے درمیان، عزت مآب نے کئی ممالک کا دورہ کیا، جن میں درج ذیل شامل ہیں لیکن انہی تک محدود نہیں:
Page 30	Page 30

Messages From and To Talal	طلال کی طرف سے پیغامات
Page 31	Page 31
A prayer written by Princess Reema bint Talal bin Abdulaziz and given to her father, who kept it with him till he passed away - may God have mercy on him.	شہزادی ریما بنت طلال بن عبدالعزیز کی طرف سے لکھی گئی دعا اور جو انھوں نے اپنے والد کو دی تھی، جس نے اسے اپنے پاس رکھا یہاں تک کہ وہ انتقال کر گئے - خدا ان پر رحم فرمائے۔
Page 32	Page 32
An Enduring Contribution	ایک پائیدار شراکت
Before his passing, Prince Talal bin Abdulaziz—may he rest in peace—was keen to allocate one-third of his wealth to "Talal Charity", which aims to provide support in various fields, including education, health, and assistance to those in need. These initiatives reflect his humanitarian vision and his pioneering role in charitable work, continuing to make a positive impact on communities even after his departure. This decision underscores his deep commitment to social responsibility and his ongoing support for projects that enhance human development and contribute to improving the lives of communities. His charitable work is embodied in the "Talal Charity Foundation", which seeks to offer support across multiple areas, including education, health, and aid for underprivileged groups. All these initiatives mirror his humanitarian vision and leadership in charitable activities, ensuring a lasting positive effect on societies even after he is gone.	ان کے انتقال سے قبل، شہزادہ طلال بن عبدالعزیز — اللہ ان پر رحم فرمائے — اپنی دولت کا ایک تہائی حصہ "طلال چیریٹی" کے لیے مختص کرنے کے خواہشمند تھے، جس کا مقصد تعلیم، صحت اور ضرورت مندوں کی مدد سمیت مختلف شعبوں میں مدد فراہم کرنا ہے۔ یہ اقدامات ان کے انسانی وژن اور فلاحی کاموں میں ان کے اولین کردار کی عکاسی کرتے ہیں، جو ان کے جانے کے بعد بھی کمیونٹیز پر مثبت اثرات مرتب کرنا جاری رکھیں گے۔ یہ فیصلہ سماجی ذمہ داری کے تئیں ان کی گہری وابستگی اور انسانی ترقی کو بڑھانے اور کمیونٹیز کی زندگیوں کو بہتر بنانے میں کردار ادا کرنے والے منصوبوں کے لیے ان کی جاری حمایت کو واضح کرتا ہے۔ ان کا عطیاتی کام "طلال چیریٹی فاؤنڈیشن" میں مجسم ہے، جو تعلیم، صحت اور پسماندہ گروہوں کے لیے امداد سمیت متعدد شعبوں میں مدد فراہم کرنا چاہتا ہے۔ یہ تمام اقدامات خیراتی سرگرمیوں میں اس کے انسانی تصور اور قیادت کے آئینہ دار ہیں، جو اس کے جانے کے بعد بھی معاشروں پر دیرپا مثبت اثرات کو یقینی بناتے ہیں۔
Page 33	Page 33
All of Prince Talal bin Abdulaziz's endeavors continue beyond his death, as he left behind a rich legacy of initiatives and projects that maintain their impact. The Arab Gulf Programme for Development (AGFUND) continues to support development projects in developing countries, while "Talal Charity" and Talal Endowments persist in providing assistance to those in need and promoting education and healthcare. The Arab Open University remains an educational beacon that empowers Arab youth to access higher education. All of these institutions embody his humanitarian vision and commitment to sustainable development, ensuring that his positive impact on communities endures long after his passing.	شہزادہ طلال بن عبدالعزیز کی تمام کاوشیں ان کی موت کے بعد بھی جاری ہیں، کیونکہ انہوں نے اپنے پیچھے اقدامات اور منصوبوں کی ایک بھرپور میراث چھوڑی ہے جو اپنے اثرات کو برقرار رکھتے ہیں۔ عرب خلیجی پروگرام برائے ترقی (AGFUND) ترقی پذیر ممالک میں ترقیاتی منصوبوں کی حمایت جاری رکھے ہوئے ہے، جب کہ "طلال چیریٹی" اور طلال انڈوومنٹس ضرورت مندوں کو مدد فراہم کرنے اور تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال کو فروغ دینے میں مسلسل مصروف عمل ہیں۔ عرب اوپن یونیورسٹی ایک تعلیمی روشنی کی حیثیت رکھتی ہے جو عرب نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم تک رسائی کے لیے بااختیار بناتی ہے۔ یہ تمام ادارے ان کے انسانی وژن اور پائیدار ترقی کے عزم کی تجسیم کرتے ہیں، یہ یقینی بناتے ہوئے کہ کمیونٹیز پر اس کے مثبت اثرات ان کے انتقال کے بعد بھی برقرار رہیں۔
Page 34	Page 34
Conclusion	نتیجہ

We conclude this booklet with feelings of deep gratitude and appreciation, recognizing that no matter how beautiful the words may be, they remain insufficient to express the profound humanitarian role embodied by His Highness Prince Talal bin Abdulaziz—may he rest in peace. His life was too deep to be confined within a limited framework, and his impact on our hearts is greater than words alone can describe. This shared journey has taken us into the depths of an inspiring experience, allowing us to see Prince Talal from a perspective that transcends material achievements, reaching into his humanitarian role that permeated every aspect of his life. Prince Talal was not just a leader or a figure of accomplishments; he was a symbol of noble humanitarian efforts, leaving a lasting impact on everyone he interacted with, carrying within his journey a spirit of giving and humanity. With each page of this booklet, our sense of belonging and pride has been strengthened, and this experience has made us realize that we are part of a journey rich in initiatives and noble values. Working on this booklet has added great value to us, as we sincerely sought to present the essence of Prince Talal's character as we perceived it and to share his unique story with the world, making this work a source of inspiration for all who read it.	ہم دل کی گہرائیوں سے شکر گزاری اور تعریف کے جذبات کے ساتھ اس کتابچے کا اختتام کرتے ہیں، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ الفاظ چاہے کتنے ہی خوبصورت کیوں نہ ہوں، وہ عزت مآب شہزادہ طلال بن عبدالعزیز کے عمیق انسانی کردار کے اظہار کے لیے ناکافی ہی رہیں گے، اللہ ان پر رحم فرمائے۔ ان کی زندگی ایک محدود فریم ورک کے اندر محدود ہونے کے تئیں بہت گہری تھی اور ہمارے دلوں پر اس کا اثر اس سے بھی کہیں زیادہ ہے جتنا کہ اکیلے الفاظ بیان کر سکتے ہیں۔ یہ مشترکہ سفر نے ہمیں ایک متاثر کن تجربے کی گہرائیوں میں لے کر گیا ہے، جس سے ہمیں شہزادہ طلال کو ایک ایسے زاویے سے دیکھنے کی اجازت ملتی ہے جو مادی کامیابیوں سے بالاتر ہو کر ان کے انسانی کردار تک پہنچتا ہے جو ان کی زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہے۔ شہزادہ طلال صرف ایک رہنما یا کارناموں کا پیکر ہی نہیں تھے؛ وہ عظیم انسان دوست کوششوں کی علامت تھے، جس نے ہر اس شخص پر دیرپا نقش مرتب کیے ہیں، جن کے ساتھ وہ بات چیت کرتے تھے، اپنے سفر میں دینے اور انسانیت کا جذبہ رکھتے تھے۔ اس کتابچے کے ہر صفحے کے ساتھ، ہمارے احساس اور فخر کو تقویت ملی ہے اور اس تجربے نے ہمیں یہ احساس دلایا ہے کہ ہم ایک ایسے سفر کا حصہ ہیں جو اقدامات اور عظیم اقدار سے مالا مال ہیں۔ اس کتابچے پر کام کرنے سے ہماری اپنی قدر میں بے حد اضافہ ہوا ہے، کیونکہ ہم نے خلوص نیت سے شہزادہ طلال کے کردار کے خلاصہ کو پیش کرنے کی جسارت کی جیسا کہ ہم نے اسے محسوس کیا اور ان کی منفرد کہانی کا دنیا کے ساتھ اشتراک کیا، جس نے اس کام کو پڑھنے والوں کے لیے متاثر ہونے کا ایک ذریعہ بنایا۔
Page 35	Page 35
References	حوالہ جات
Special Thanks	خصوصی شکریہ
This edition of the book is based on information and documentary materials provided by the supreme authority for Prince Talal's exhibitions and its executive management, including photographs, texts, and historical documents, in recognition of its role in preserving and highlighting the legacy of His RoyalHighness Prince Talal bin Abdulaziz – may he rest in peace.	کتاب کا یہ ایڈیشن شہزادہ طلال کی ایگزیبیشنز کے لیے سپریم اتھارٹی کی طرف سے فراہم کردہ معلومات اور دستاویزی مواد پر مبنی ہے، جس میں تصاویر، متن اور تاریخی دستاویزات شامل ہیں، جو کہ شاہی عظمت شہزادہ طلال بن عبدالعزیز کی میراث کو محفوظ کرنے اور اس کو اجاگر کرنے میں ان کے کردار کے اعتراف میں ہیں – اللہ ان پر رحم فرمائے۔